"اور جو اللہ کے نازل کردہ احکامات کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے
تو ایسے ہی لوگ کافر ہیں"۔ (المائدہ : 44)

پاکستان میں نفاذِ شریعت

کیوں؟..... کیا؟..... کیسے؟

تنظیم اسلامی پاکستان

مرکزی دفتر

A-67 ' علامہ اقبال روڈ گڑھی شاہو لاہور۔ فون: 6316638 6366638

حلقہ کراچی جنوبی

دوسری منزل، حق چیمبر، بالمقابل بسم اللہ تقی ہسپتال، کراچی ایڈمنسٹریشن سوسائٹی فون: 41-4306040

حلقہ کراچی شمالی

قرآن اکیڈمی یٰسین آباد، فیڈرل بی ایریا بلاک 9 فون: 6806561 - 5479106

پاکستان میں نفاذِ شریعت

پاکستان میں نفاذِ شریعت کیوں؟

1 : قرآنِ حکیم میں غلبۂ دین اور راور نفاذِ شریعت کی اہمیت :

☆ وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمِيْثَاقَهُ الَّذِیْ وَاثَقَكُمْ بِهٖٓ ۙ اِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۡ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ (المائدۃ : 7)

''اور یاد کرو اللہ کی نعمت کو جو تم پر ہوئی اور (یاد رکھو) اُس وعدہ کو کہ جس (کی وجہ) سے اللہ نے تمہیں باندھ دیا ہے جبکہ تم نے کہا کہ ہم نے سنا اور ہم نے مانا اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو بیشک اللہ جانتا ہے جو کچھ سینوں میں ہے''۔

☆ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝ (المائدہ : 44)

''اور جو اللہ کے نازل کردہ احکامات کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے تو ایسے ہی لوگ کافر ہیں''۔

☆ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ (المائدہ : 45)

''اور جو اللہ کے نازل کردہ احکامات کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے تو ایسے ہی لوگ ظالم یعنی مشرک ہیں''۔

☆ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ (المائدہ : 47)

''اور جو اللہ کے نازل کردہ احکامات کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے تو ایسے ہی لوگ فاسق یعنی باغی ہیں''۔

☆ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَاۗءَهُمْ عَمَّا جَاۗءَكَ مِنَ الْحَقِّ ۭ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا ۭ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ

أُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰكُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ؕ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿ المائدہ : 48)

"پس اے نبی ﷺ اُن کے درمیان فیصلہ کیجئے اُس کلام کے مطابق جو اللہ نے نازل کیا ہے اور اُن کی خواہشات کی پیروی نہ کیجئے اُس حق کے مقابلے میں جو آچکا ہے۔ تم میں سے ہر ایک کے لیے ہم نے ایک شریعت اور ایک راستہ مقرر کیا ہے اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو تم سب کو بنا دیتا ایک ہی امت لیکن وہ چاہتا ہے تمہیں آزمائے اُن احکامات کے ذریعہ جو اُس نے تمہیں عطا کیے ہیں۔ پس سبقت کرو نیکیوں میں۔ تم سب کو اللہ کی طرف لوٹ کر جانا ہے اور اللہ تعالیٰ تمہیں جتا دے گا اُن باتوں کی حقیقت جن میں تم اختلاف کر رہے تھے"۔

☆ وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ اَنْ يَّفْتِنُوْكَ عَنْ ۢ بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكَ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ اَنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّصِيْبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ لَفٰسِقُوْنَ ﴿ اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ ؕ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿ المائدہ : 49 - 50)

"اور اے نبی ﷺ اُن کے درمیان فیصلہ کیجئے اُس کلام کے مطابق جو اللہ نے نازل کیا ہے اور اُن کی خواہشات کی پیروی نہ کیجئے اور اُن سے چوکنے رہیے کہ کہیں آپ ﷺ کو ہٹا نہ دیں اُس کلام سے جو کہ اللہ نے آپ ﷺ کی طرف نازل کیا ہے۔ پھر اگر وہ رخ پھیر لیں تو جان لیجئے کہ اللہ چاہتا ہے کہ انہیں سزا دے اُن کے بعض گناہوں کی وجہ سے اور بے شک لوگوں میں سے اکثریت یقیناً فاسق ہوتی ہے۔ کیا وہ جاہلیت کے فیصلے چاہتے ہیں اور کون ہے جو کہ اللہ سے بہتر ہو سکتا ہے فیصلہ کرنے کے اعتبار سے لیکن اُن لوگوں کے لیے جو یقین کرنے والے ہیں"۔

☆ وَلَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ ؕ مِنْهُمْ اُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ ؕ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ سَآءَ مَا يَعْمَلُوْنَ ﴿ (المائدۃ : 66)

"اور اگر وہ قائم کرتے تورات کو اور انجیل کو اور جو کچھ بھی نازل کیا گیا اُن کی طرف اُن کے رب کی طرف سے تو یقیناً کھاتے اپنے اوپر سے بھی اور اپنے قدموں کے نیچے سے بھی۔ اُن میں سے ایک جماعت ہے جو کہ درمیانی راہ پر ہے اور اُن میں سے اکثر وہ ہیں جو کہ بُرا عمل کر رہے ہیں"۔

☆ قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰى شَيْءٍ حَتّٰى تُقِيْمُوا التَّوْرٰةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ (المائدۃ : 68)

"اے نبی ﷺ کہہ دیجیے کہ اے اہلِ کتاب! تم کسی دلیل پر نہیں ہو یہاں تک کہ تم قائم نہ کرو تورات کو اور انجیل کو اور جو بھی کلام تم پر نازل ہوا ہے تمہارے رب کی طرف سے"۔

☆ لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَاَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَالْمِيْزَانَ لِيَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ (الحدید : 25)

"بلاشبہ ہم نے بھیجا اپنے رسولوں کو واضح نشانیوں کے ساتھ اور ہم نے نازل کیں اُن کے ساتھ کتابیں اور ترازو (نظامِ عدل) تاکہ لوگ عدل پر قائم ہوں"۔

☆ شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰٓى اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ ؕ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ ؕ اَللّٰهُ يَجْتَبِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ ﴿ (الشوریٰ : 13)

"راستہ مقرر کیا اللہ نے تمہارے لیے اس دین میں سے جس کی وصیت فرمائی تھی اُس نے نوحؑ کو اور اے نبی ﷺ جو وحی کیا گیا آپ ﷺ کی طرف اور

جس کی ہم نے وصیت کی تھی ابراہیمؑ، موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو کہ قائم کرو دین کو اور اس معاملہ میں جدا جدا نہ ہو جاؤ۔ بہت ناگوار ہے مشرکوں پر وہ کام کہ جس کی طرف آپ ﷺ انہیں بلا رہے ہیں۔ اللہ چن کر کھینچ لے گا اپنی جانب اُسے جسے وہ چاہے گا اور ہدایت دے گا اپنی طرف اُسے جو اُس کی طرف رجوع کرے گا''۔

☆ فَلِذٰلِکَ فَادْعُ ۚ وَاسْتَقِمْ کَمَآ اُمِرْتَ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ اَھْوَآءَھُمْ ۚ وَقُلْ اٰمَنْتُ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ مِنْ کِتٰبٍ ۚ وَاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَیْنَکُمْ ؕ اَللّٰہُ رَبُّنَا وَرَبُّکُمْ ؕ لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَکُمْ اَعْمَالُکُمْ ؕ لَا حُجَّۃَ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ ۚ اَللّٰہُ یَجْمَعُ بَیْنَنَا ۚ وَاِلَیْہِ الْمَصِیْرُ ۞ (الشوری : 15)

''پس اے نبی ﷺ! آپ ﷺ اسی کی دعوت دیجیے اور ڈٹے رہیں جیسا کہ آپ ﷺ کو حکم دیا گیا ہے اور اُن کی خواہشات کی پیروی مت کیجیے اور اُن سے کہہ دیجیے کہ میں تو ایمان لایا ہوں اُس پر جو کچھ کہ اللہ نے کتاب میں سے نازل فرمایا ہے اور مجھے تو حکم دیا گیا ہے کہ میں تمہارے درمیان عدل کروں۔ اللہ ہمارا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے۔ ہمارے لیے ہمارے اعمال اور تمہارے لیے تمہارے اعمال ہیں۔ ہمارے درمیان اور تمہارے درمیان کوئی جھگڑا نہیں ہے۔ اللہ ہمارے درمیان معاملات کو اکٹھا کرے گا اور اُسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے''۔

☆ اِسْتَجِیْبُوْا لِرَبِّکُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ یَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَہٗ مِنَ اللّٰہِ ؕ مَا لَکُمْ مِّنْ مَّلْجَاٍ یَّوْمَئِذٍ وَّمَا لَکُمْ مِّنْ نَّکِیْرٍ ۞ (الشوری : 47)

''اپنے رب کی پکار پر لبیک کہو اُس دن کے آنے سے پہلے پہلے کہ جسے پھر اللہ تعالیٰ کے سامنے پھیرا نہ جا سکے گا اُس روز تمہارے لیے نہ کوئی پناہ گاہ ہوگی اور نہ ہی تمہاری طرف سے کوئی انکار کرنے والا ہوگا''۔

☆ هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ ۙ وَلَوْ کَرِهَ الْمُشْرِکُوْنَ ﴿ (الصّف : 9)

''وہی ہے (اللہ) جس نے بھیجا اپنے رسول ﷺ کو کامل ہدایت کے ساتھ اور سچے دین کے ساتھ تاکہ وہ اس کو غالب کردیں کل نظامِ زندگی پر اور چاہے مشرکین کو کتنا ہی ناگوار گزرے''۔

☆ وَرَبَّکَ فَکَبِّرْ ﴿ (المدثر : 3)

''اور پھر بڑا کیجئے اپنے رب کو''۔

☆ وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰی لَا تَکُوْنَ فِتْنَةٌ وَّیَکُوْنَ الدِّیْنُ کُلُّهٗ لِلّٰهِ (الانفال : 39)

''اور لڑو ان سے یہاں تک کہ فتنہ بالکل نہ رہے اور دین کل کا کل اللہ کے لیے ہو جائے''۔

2- حدیثِ مبارکہ میں شریعت کے نفاذ کی اہمیت :

اِقَامَةُ حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ، خَیْرٌ مِنْ مَطَرِ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً، فِی بِلَادِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ (ابنِ ماجہ)

''اللہ کی حدود میں سے کسی حد کا نفاذ، اللہ کے شہروں میں چالیس راتوں کی (رحمت سے برسنے والی) بارش سے بہتر ہے''۔

3۔ پاکستان کے معروضی حالات میں نفاذِ شریعت کی اہمیت :

وطنِ عزیز ہونے کے ناتے پاکستان کے مستقبل کے حوالے سے غور و فکر کرنا ہم پر لازم ہے لیکن پاکستان کے بارے میں ہم پر یہ ذمہ داری اس لیے بڑھ جاتی ہے کہ یہ وہ واحد ملک ہے جس کے قیام کی بنیاد ہی اسلام ہے۔ پاکستان کا مطالبہ کرنے والوں کی نہ زبان ایک تھی، نہ ثقافت، نہ نسل اور نہ رنگ ایک تھا۔ اُن کے درمیان واحد مشترک اساس صرف اور صرف اسلام کی تھی۔ ہم نے یہ ملک حاصل کیا تھا اسلام کے نام پر کہ ہم یہاں اسلام کا بول بالا کریں گے۔ بدقسمتی سے ہم نے یہاں اسلام کی طرف کوئی پیش قدمی نہیں کی۔ لہٰذا ہمارے درمیان

زبان اور نسل کی بنیاد پر عصبیتوں نے نفرت پیدا کی اور 1971ء میں پاکستان دولخت ہوگیا۔
سورۂ سجدہ کی آیت 21 میں کہا گیا ہے کہ ہم انہیں لازماً مزہ چکھائیں گے چھوٹے عذاب کا بڑے عذاب سے پہلے، شاید کہ وہ باز آجائیں۔ 1971ء میں چھوٹا عذاب آیا۔ بدترین شکست کے کلنک کا ٹیکہ ہمارے ماتھے پر لگا لیکن ہم ہوش میں نہیں آئے، ہمارے طور و اطوار نہیں بدلے، ہمارے روز و شب کے انداز نہیں بدلے اور ہماری سوچ نہیں بدلی۔ اب شاید بڑا عذاب ہمارے سر پر آگیا ہے۔ آج بھی صوبائی اور لسانی تعصبات زہر گھول رہے ہیں اور پاکستان کی سالمیت شدید خطرات سے دوچار ہے۔ صوبہ سرحد، بلوچستان اور شہر کراچی کے فسادات ایک عالمی سازش کا نتیجہ ہیں' جس کا مقصد پاکستان کے ٹکڑے کرکے اُسے ہندوستان کے رحم و کرم پر ڈال دینا ہے۔ اس ملک کو بچانے کی واحد صورت پورے ملک میں شریعت کا نفاذ ہے۔ پاکستان میں بسنے والے' مختلف نسلوں، زبانوں اور ثقافت کے لوگ ہیں۔ اُن کو جوڑنے والی نعمت صرف اور صرف اسلام اور شریعت ہے۔ شریعت کے نفاذ ہی سے ہم پر قدرت کی رحمتیں آئیں گی اور ہم باہم متحد ہوکر دشمنوں کی سازشوں کا مقابلہ کرسکیں گے۔

پاکستان میں نفاذِ شریعت کیا؟

نفاذِ شریعت کے حوالے سے عام طور پر ایک مغالطہ پایا جاتا ہے۔ یہ سمجھا جاتا ہے کہ نفاذِ شریعت کا مطلب ہے چور کے ہاتھ کاٹنا، زانی کو سنگسار کرنا، قاتلوں سے قصاص لینا وغیرہ۔ بلاشبہ شریعتِ اسلامی میں مذکورہ بالا جرائم کے لیے یہ سخت سزائیں رکھی گئی ہیں تاکہ معاشرے کو ان جرائم سے پاک کیا جائے اور ہر شہری کی جان، آبرو اور مال کے تحفظ کو یقینی بنایا جائے لیکن اسلامی نظام میں سزاؤں کی حیثیت ثانوی درجہ کی ہے۔ نفاذِ شریعت کا اصل حاصل ہے ایک عادلانہ اور پاکیزہ معاشرے کا قیام جس کے تحت جرائم کا سرزد ہونا ہی مشکل ہوجاتا ہے۔

عادلانہ معاشرے کا مطلب یہ ہے کہ تمام شہریوں کو ایک ہی جیسی تعلیمی، طبی اور دیگر بنیادی ضروریات فراہم کی جائیں، انہیں تمام بنیادی حقوق حاصل ہوں اور اُن کے لیے فوری، سستا اور بے لاگ انصاف یقینی بنایا جائے۔ معاشرے میں کفالتِ عامہ کا ایسا بندوبست ہو اور ضروریات کی فراہمی اس حد تک کردی جائے کہ جرائم کے ارتکاب کا امکان ہی نہ رہے۔

پاکیزہ معاشرہ سے مراد یہ ہے کہ تمام ذرائع ابلاغ کے ذریعہ تعلیم و تربیت اور وعظ و تبلیغ کا موثر انتظام ہو۔ افراد کی اس حد تک اصلاح کردی جائے کہ وہ جرائم سے نفرت کرنے لگیں۔ معاشرے میں رائے عامہ کو جرائم کے خلاف اس حد تک تیار کردیا جائے کہ معاشرے کا اجتماعی ضمیر جرائم کو برداشت ہی نہ کرے اور ان کے مرتکب سے نفرت کرے۔ اس کے ساتھ ساتھ ایسے تمام اسباب کا قلع قمع کردیا جائے جو ان جرائم کی تحریک پیدا کرنے اور ان کی ترغیب و تحریص دلانے والے ہوں۔ گویا معاشرتی زندگی میں ایسی رکاوٹیں پیدا کردی جائیں کہ اگر کوئی شخص ان جرائم کا ارتکاب کرنا بھی چاہے تو نہ کرسکے۔ اس سب کے بعد اگر پھر بھی کوئی شخص اس طرح کے جرم کا ارتکاب کرتا ہے تب اُسے سخت سزا دی جاتی ہے۔ اسلامی نظام کا مطلب محض سزاؤں کا نفاذ سمجھنا اور اس نظام کی اصل شان یعنی عادلانہ اور پاکیزہ معاشرہ کے قیام کی طرف توجہ نہ کرنا، بہت بڑا مغالطہ ہے۔

پاکستان میں نفاذ شریعت کی طرف پہلی پیش رفت 12 مارچ 1949ء کو قرارداد مقاصد کی منظوری کے ذریعے ہوئی۔ اگلے ہی سال یعنی 1950ء میں مختلف فقہی مکاتب فکر کے 31 جید اور سربرآوردہ علماء کا ملکی دستور کے بائیس بنیادی نکات پر کامل اتفاق ہوگیا۔ آج بھی ان نکات کو بنیاد بنا کر پورے ملک میں شریعت کا نفاذ کیا جاسکتا ہے۔ ان نکات میں معاشرے کو عادلانہ اور پاکیزہ بنانے کے لیے نہایت عمدہ سفارشات ہیں۔

بائیس نکاتی دستاویز کو اتفاق رائے سے تیار کرنے والے علماء کرام کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں:

(1) علامہ سید سلیمان ندوی (صدر مجلس ہذا)

(2) مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی (امیر جماعت اسلامی پاکستان)

(3) مولانا شمس الحق افغانی (وزیر معارف، ریاست قلات)

(4) مولانا بدر عالم (استاذ الحدیث، ٹنڈو الہ یار، سندھ)

(5) مولانا احتشام الحق تھانوی (مہتمم دار العلوم الاسلامیہ، اشرف آباد، سندھ)

(6) مولانا محمد عبدالحامد قادری، بدایونی (صدر جمعیت العلما پاکستان)

(7) مفتی محمد شفیع (رکن بورڈ آف تعلیمات اسلام، مجلس دستور ساز پاکستان)

(8) مولانا محمد ادریس کاندھلوی (شیخ الجامعہ، جامعہ عباسیہ، بہاولپور)

(9) مولانا خیر محمد (مہتمم مدرسہ خیر المدارس، ملتان شہر)

(10) مولانا مفتی محمد حسن (مہتمم مدرسہ اشرفیہ، نیلا گنبد، لاہور)

(11) پیر صاحب محمد امین الحسنات (مانکی شریف، سرحد)

(12) مولانا محمد یوسف بنوری (شیخ التفسیر، اشرف آباد، سندھ)

(13) حاجی خادم الاسلام محمد امین (المجاہد آباد، پشاور، صوبہ سرحد) خلیفہ حاجی ترنگ زئی

(14) قاضی عبدالصمد سربازی (قاضی قلات، بلوچستان)

(15) مولانا اطہر علی (صدر جمعیت العلماء اسلام، مشرقی پاکستان)

(16) مولانا ابو جعفر محمد صالح (امیر حزب اللہ، مشرقی پاکستان)

(17) مولانا راغب حسن (نائب صدر جمعیت العلماء اسلام مشرقی پاکستان)

(18) مولانا محمد حبیب الرحمٰن (سرسینہ شریف، مشرقی پاکستان)

(19) مولانا محمد علی جالندھری (مجلس احرار اسلام، پاکستان)

(20) مولانا داؤد غزنوی (صدر جمعیت اہلحدیث، مغربی پاکستان)

(21) مفتی جعفر حسین مجتہد (رکن بورڈ آف تعلیمات اسلام)

(22) مفتی حافظ کفایت حسین مجتہد (ادارہ عالیہ تحفظ حقوق شیعہ پاکستان، لاہور)

(23) مولانا محمد اسماعیل (ناظم جمعیت اہلحدیث، پاکستان، گوجرانوالہ)

(24) مولانا حبیب اللہ (جامعہ دینیہ دار الہدیٰ ٹھیڑھی، خیر پور میرس)

(25) مولانا احمد علی (امیر انجمن خدام الدین شیرانوالہ دروازہ، لاہور)

(26) مولانا محمد صادق (مہتمم مدرسہ مظہر العلوم، کھڈہ، کراچی)

(27) پروفیسر عبدالخالق (رکن بورڈ آف تعلیمات اسلام)

(28) مولانا شمس الحق فرید پوری (صدر مہتمم مدرسہ اشرف العلوم ڈھاکہ)

(29) مولانا مفتی صاحب داد عفی عنہ (سندھ، مدرسۃ الاسلام، کراچی)

(30) مولانا محمد ظفر احمد انصاری (سیکریٹری بورڈ آف تعلیمات اسلام مجلس دستور ساز، پاکستان)

(31) پیر صاحب محمد ہاشم مجددی (ٹنڈو سائیں داد، سندھ)

دستورِ اسلامی کے بائیس متفقہ نکات

(1) اصل حاکم تشریعی و تکوینی حیثیت سے اللہ رب العزت ہے۔

(2) ملک کا قانون کتاب و سنت پر مبنی ہوگا اور کوئی ایسا قانون نہ بنایا جائے گا نہ کوئی ایسا انتظامی حکم دیا جائے گا جو کتاب و سنت کے خلاف ہو۔

(3) یہ ملک کسی جغرافیائی، نسلی، لسانی یا کسی اور تصور پر نہیں بلکہ اُن اصول و مقاصد پر مبنی ہوگا جن کی اساس اسلام کا پیش کیا ہوا ضابطۂ حیات ہے۔

(4) اسلامی مملکت کا یہ فرض ہوگا کہ قرآن و سنت کے بنائے ہوئے معروفات کو قائم کرے منکرات کو مٹائے اور شعائرِ اسلامی کے احیاء و اعلاء اور مسلمہ اسلامی فرقوں کو اُن کے اپنے مذہب کے مطابق ضروری تعلیم کا انتظام کرے۔

(5) اسلامی مملکت کا یہ فرض ہوگا کہ وہ مسلمانانِ عالم کے رشتۂ اتحاد و اخوت کو قوی سے قوی تر کرے اور ریاست کے مسلم باشندوں کے درمیان عصبیتِ جاہلیہ کی بنیاد پر نسلی، لسانی، علاقائی یا دیگر مادی امتیازات کے ابھرنے کی راہیں مسدود کرکے ملت اسلامیہ کی وحدت کے تحفظ و استحکام کا انتظام کرے۔

(6) مملکت بلا امتیاز مذہب و نسل وغیرہ تمام ایسے لوگوں کی انسانی ضروریات یعنی غذا،

لباس، مسکن، معالجہ اور تعلیم کی کفیل ہوگی جو اکتساب رزق کے قابل نہ ہوں یا عارضی طور پر بے روزگاری، بیماری یا دوسرے وجوہ سے فی الحال سعیٔ اکتساب پر قادر نہ ہوں۔

(7) باشندگانِ ملک کو وہ تمام حقوق حاصل ہوں گے جو شریعتِ اسلامیہ نے اُن کو عطا کیے ہیں۔ یعنی حدود قانون کے اندر تحفظِ جان و مال و آبرو، آزادیٔ مذہب و مسلک، آزادیٔ عبادت، آزادیٔ ذات، آزادیٔ اظہارِ رائے، آزادیٔ نقل و حرکت، آزادیٔ اجتماع، آزادیٔ اکتساب رزق، ترقی کے مواقع میں یکسانی اور رفاہی اداروں سے استفادے کا حق۔

(8) مذکورہ بالا حقوق میں سے کسی شہری کا کوئی حق اسلامی قانون کے سند جواز کے بغیر کسی وقت سلب نہ کیا جائے اور کسی جرم کے الزام میں کسی کو بغیر فراہمیٔ موقع صفائی و فیصلہ عدالت کوئی سزا نہ دی جائے گی۔

(9) مسلمہ اسلامی فرقوں کو حدود قانون کے اندر پوری مذہبی آزادی حاصل ہوگی۔ انہیں اپنے پیروؤں کو اپنے مذہب کی تعلیم دینے کا حق حاصل ہوگا۔ اُن کے شخصی معاملات کے فیصلے، اُن کے اپنے فقہی مذاہب کے مطابق ہوں گے اور ایسا انتظام کرنا مناسب ہوگا کہ اُن ہی کے قاضی یہ فیصلے کریں۔

(10) غیر مسلم باشندگانِ مملکت کو حدود قانون کے اندر مذہب و عبادت، تہذیب و ثقافت اور مذہبی تعلیم کی پوری آزادی ہوگی اور انہیں اپنے شخصی معاملات کے فیصلے اپنے مذہبی قانون یا رسم و رواج کے مطابق کرانے کا حق حاصل ہوگا۔

(11) غیر مسلم باشندگانِ مملکت سے حدودِ شرعیہ کے اندر جو معاہدات کیے گئے ہوں، اُن کی پابندی لازمی ہوگی اور جن حقوقِ شہری کا ذکر دفعہ نمبر 7 میں کیا گیا ہے، اُن میں غیر مسلم باشندگان ملک اور مسلم باشندگان ملک برابر کے شریک ہوں گے۔

(12) رئیسِ مملکت کا مسلمان مرد ہونا ضروری ہے جس کے تدین، صلاحیت اور اصابتِ رائے پر جمہور یا اُن کے منتخب نمائندوں کو اعتماد ہو۔

(13) رئیسِ مملکت ہی نظمِ مملکت کا اصل ذمہ دار ہوگا۔ البتہ وہ اپنے اختیارات کا کوئی جزو کسی فرد یا کسی جماعت کو تفویض کر سکتا ہے۔

(14) رئیسِ مملکت کی حکومت مستبدانہ نہیں شورائی ہوگی، یعنی وہ ارکانِ حکومت اور منتخب نمائندگانِ جمہور سے مشورہ لے کر اپنے فرائض انجام دے گا۔

(15) رئیسِ مملکت کو یہ حق حاصل نہ ہوگا کہ وہ دستور کُلاً یا جزواً معطل کر کے شوریٰ کے بغیر حکومت کرنے لگے۔

(16) جو جماعت رئیسِ مملکت کے انتخاب کی مجاز ہوگی وہی کثرتِ رائے سے اُسے معزول کرنے کی بھی مجاز ہوگی۔

(17) رئیسِ مملکت شہری حقوق میں عامۃ المسلمین کے برابر ہوگا اور قانونی مواخذہ سے بالاتر نہ ہوگا۔

(18) ارکان و عمّالِ حکومت اور شہری کے لیے ایک ہی قانون و ضابطہ ہوگا اور دونوں پر عام عدالتیں ہی اُسے نافذ کریں گی۔

(19) محکمۂ عدلیہ، محکمۂ انتظامیہ سے علیحدہ اور آزاد ہوگا تا کہ عدلیہ اپنے فرائض کی انجام دہی میں انتظام سے اثر پذیر نہ ہو۔

(20) ایسے افکار و نظریات کی تبلیغ و اشاعت ممنوع ہوگی جو مملکتِ اسلامی کے اساسی اصول و مبادی کے انہدام کا باعث ہوں۔

(21) ملک کے مختلف ولایات و اقطاع مملکتِ واحدہ کے اجزاءِ انتظامی متصور ہوں گے۔ اُن کی حیثیت نسلی، لسانی یا قبائلی واحدہ جات کی نہیں بلکہ انتظامی علاقوں کی ہوگی، جنہیں انتظامی سہولتوں کے پیشِ نظر مرکزی سیادت کے تابع انتظامی اختیارات سپرد کرنا جائز ہوگا، مگر انہیں مرکز سے علیحدگی کا حق حاصل نہ ہوگا۔

(22) دستور کی کوئی ایسی تعبیر معتبر نہ ہوگی جو کتاب و سنت کے خلاف ہو۔

(ہفت روزہ الاعتصام گوجرانوالہ......9 فروری 1951ء)

دستورِ پاکستان کو عملاً اسلامی بنانے کے لیے مجوزہ ترامیم

(1) پورے دستور میں جہاں بھی کوئی شے دستور کی دفعہ۲۔ الف (قرار دادِ مقاصد) کے منافی ہے اُسے خارج کر دیا جائے یا صراحتاً قرار دادِ مقاصد کے تابع کیا جائے۔

(2) دفعہ ۲ع میں شق (ب) کا اضافہ کیا جائے کہ: پاکستان میں وفاقی، صوبائی، ضلعی کسی بھی سطح پر کوئی قانون سازی کلی یا جزوی طور پر کتاب وسنت کے منافی نہیں کی جا سکے گی۔

(3) دستور کی دفعہ ۲۰۳ (ب) کی ذیلی شق (ج) کے ذریعہ فیڈرل شریعت کورٹ کے دائرہ کار سے جو استثناء دستورِ پاکستان، مسلم پرسنل لاء اور جوڈیشل لاز کو دیا گیا ہے اُسے ختم کیا جائے۔

(4) وفاقی شرعی عدالت کے ججوں کی شرائطِ ملازمت کو ہائیکورٹ اور سپریم کورٹ کے ججوں کی طرح مستحکم بنایا جائے تاکہ وہ اپنے فرائض کی ادائیگی میں ہر قسم کے دباؤ سے مکمل طور پر آزاد ہوں۔

.... مزید برآں ....

(1) فیڈرل شریعت کورٹ نے جو فیصلہ بینک انٹرسٹ کے ”ربا“ اور اس کے نتیجے کے طور پر حرام مطلق ہونے کے ضمن میں دیا تھا، اُس کے مطابق ایک سال کے اندر اندر پاکستان کی معیشت کو سود کی لعنت سے پاک کر کے اللہ اور رسول ﷺ کے خلاف جنگ بند کر دی جائے۔

(2) اندرونِ ملک سود کی ادائیگی فوراً بند کی جائے اور اصل زر کی واپسی تدریجاً اور بہ سہولت کی جائے۔ اس سے ہمارے سالانہ بجٹ پر سے بہت بوجھ اتر جائے گا۔

(3) ناداروں، بیواؤں، یتیموں وغیرہ کی کفالت کے لیے زکوٰۃ کا متبادل نظام قائم و نافذ کیا جائے۔

(4) زرعی اراضی کے ضمن میں ایک اعلیٰ سطحی لینڈ کمیشن قائم کیا جائے جو یہ فیصلہ کرے

کہ آیا پاکستان کی اراضی خراجی ہیں یا عشری۔ اگر خراجی ہیں اور یقیناً ایسا ہی ہے تو جاگیرداری اور غیر حاضر زمینداری کے پورے نظام کو ختم کر کے زمین کاشتکاروں کے حوالے کی جائے۔ جن سے خراج وصول کیا جائے۔ جو پاکستان کے خزانے کی آمدنی کی اہم ترین مد بن جائے گی اور جس کے بعد بہت سے ٹیکس خصوصاً انکم ٹیکس کی ان شاء اللہ ضرورت ہی نہیں رہے گی۔

پاکستان میں نفاذِ شریعت کیسے؟

16 مارچ 2009ء کا سورج ایک نئے پاکستان پر طلوع ہوا۔ ظلم اور جبر کی مسلح قوتوں کو نہتے عوام کے ہاتھوں شکستِ فاش ہوئی۔ پاکستان کے ہر چوک ہر گلی اور ہر موڑ پر کنٹینروں سے بنائی گئی دیوار عوامی ریلے کے سامنے ریت کی دیوار ثابت ہوئی۔ ایوانِ صدر، مسلح افواج یہاں تک کہ امریکہ بہادر کے لیے اس کے سوا کوئی چارہ نہ تھا کہ وہ وکلاء کے مطالبہ کو تسلیم کرتے ہوئے چیف جسٹس چودھری افتخار محمد کو 2 نومبر 2007ء کی پوزیشن میں بحال کر دیں۔ وکلاء نے دو سال سڑکوں پر زبردست مظاہرے کیے' جانی اور مالی قربانیاں دیں۔ وہ اپنے موقف پر ڈٹے رہے یہاں تک کہ تمام قوتیں سرنگوں ہو گئیں اور انہیں سینہ پر پتھر رکھ کر چیف جسٹس کو بحال کرنا پڑا حالانکہ آخری وقت تک ایوانِ صدر سے اس طرح کے بیانات جاری ہوتے رہے کہ چیف جسٹس کی بحالی پر غور کرنا بھی ہم وقت کا ضیاع سمجھتے ہیں۔

چیف جسٹس کی بحالی یقیناً ایک اچھا آغاز ہے لیکن یہ محض آغاز ہے منزل ابھی بہت دور ہے۔ ہدف یہ ہے کہ پاکستان میں انصاف سستا ہو اور ہر شخص کو اپنی دہلیز پر ملے۔ پھر یہ کہ عدل سیاسی' معاشی اور معاشرتی ہر سطح اور ہر شعبہ میں دستیاب ہو۔

جناب والا! یہ اُس وقت تک ممکن نہیں جب تک ملک میں اسلام کا نظامِ عدل اجتماعی نافذ نہ ہو گرنہ یہ نوشتۂ دیوار ہے کہ کچھ عرصہ بعد لوگ چودھری افتخار سے بھی مایوس ہو جا

شروع ہو جائیں گے۔ لہٰذا اصل سوال یہ ہے کہ کون سا طریقہ اختیار کیا جائے کہ ملک سے ظلم، جبر، استحصال اور طبقاتی تقسیم کو ختم کیا جا سکے۔ ہماری دیانت دارانہ رائے میں اسلام کے نفاذ سے ہی یہ ممکن ہوگا۔ پاکستان کی 62 سالہ تاریخ بتاتی ہے کہ یہ ہدف انتخاب میں حصہ لینے سے یا محض وعظ و تبلیغ سے ممکن نہیں۔ اِس کے لیے ایک عظیم الشان لانگ مارچ ناگزیر ہے۔ لیکن اس لانگ مارچ سے چونکہ ہمیں باطل نظام کو دفن کر کے اسلام کے نظامِ عدلِ اجتماعی کو نافذ کرنا ہوگا اور چونکہ ہدف بڑا اعلیٰ وارفع اور عظیم ہے لہٰذا اس کے لیے تیاری بھی اسی معیار کی کرنا ہوگی یعنی

(1) لانگ مارچ میں شرکت کے خواہش مند کو ایسی جماعت کا رکن بننا ہوگا جو یہ موقف رکھتی ہو کہ اِس ملک میں اسلام صرف انقلاب کے ذریعہ نافذ ہو سکتا ہے۔

(2) جماعت کے رکن کی حیثیت سے وہ ایسی تربیت حاصل کرے جس سے وہ ایک طرف اپنی ذات پر اسلام نافذ کرے اور دوسری طرف سمع و طاعت کا خوگر ہو جائے یعنی شریعت کے دائرہ کے اندر امیر کا حکم اُس کے لیے حرفِ آخر ہو۔

(3) جب ایسے پختہ لوگ ایک بڑی تعداد میں دستیاب ہو جائیں جو شریعت کے پابند ہوں اور کسی صورت تشدد آمیز کارروائیوں میں ملوث نہ ہوں۔ خود تشدد جھیلیں لیکن جوابی کارروائی نہ کریں۔ جب ایسے لوگ لانگ مارچ کریں گے تو عوام کا ایک سمندر اُن کے ساتھ ہوگا اور اسلامی نظام کے قیام کی ہر رکاوٹ خود بخود دور ہوتی چلی جائے گی۔

اب اِس بات کا انحصار ہم پاکستانی مسلمانوں پر ہے کہ ہم اس گلے سڑے اور فرسودہ استحصالی نظام میں جکڑے رہیں یا ہمت کر کے مکر و فریب کے اِس جال کو توڑ دیں۔ ہمت مرداں مدد خدا۔ وگرنہ ہم چیخ و پکار کرتے رہیں گے۔ اکیلا چیف جسٹس کس کس کی داد رسی کرے گا۔ آخر تھک ہار جائے گا اور ظلم و جبر کی قوتیں عوام کی ننگی پیٹھ پر کوڑے برساتے وحشیانہ انداز میں قہقہے لگاتے ہوئے کہیں گی بلاؤ اپنے چیف جسٹس کو۔ واحد حل یہ ہے کہ اِس عظیم الشان لانگ مارچ کے لیے خود کو تیار کیا جائے جو اِس ظالمانہ نظام کو زمین بوس کر دے۔

وزیراعظم پاکستان سید یوسف رضا گیلانی کے نام

امیر تنظیم اسلامی، حافظ عاکف سعید کا کھلا خط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محترم ومکرم سید یوسف رضا گیلانی، وزیراعظم اسلامی جمہوریہ پاکستان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

انتہائی رنجیدہ اور دکھی دل کے ساتھ آپ کو یہ خط لکھ رہا ہوں اس لیے کہ آپ کا تعلق ملتان کے ایک مذہبی گھرانے سے ہے، لیکن آپ کے دورِ حکومت میں سوات اور نواحی علاقوں میں مسلمانوں کو صرف اس وجہ سے ظلم وستم کا نشانہ بنایا جا رہا ہے کہ وہاں کے لوگ شریعت محمدی ﷺ کا نفاذ چاہتے ہیں۔ ہزاروں مسلمان شہید کر دیے گئے ہیں، لاکھوں خاندان بے گھر ہو گئے ہیں اور مختلف علاقوں میں کھلے آسمان تلے بے یار و مددگار پڑے ہیں۔ اُن کے گھروں پر آرٹلری سے شیلنگ ہو رہی ہے، فضا سے جہاز آگ برسا رہے ہیں۔ یہ سب کچھ اس لیے ہو رہا ہے کہ امریکہ کو شریعت محمدی ﷺ کا نفاذ پسند نہیں اور یہودی اپنے اقتصادی غلبے کی راہ میں اسلامی نظام کو سب سے بڑا خطرہ سمجھتا ہے۔ ہمارا حال یہ ہے کہ ہم نے چند ڈالروں کی خاطر امریکی غلامی کا پٹہ اپنی گردن میں ڈالا ہوا ہے۔

محترم وزیراعظم! کیا خونِ مسلم اتنا ارزاں ہو چکا ہے۔ کیا غلامانِ محمد ﷺ کی زندگی اتنی بے وقعت ہو گئی ہے کہ چند ملین ڈالر کی خاطر ہم سوات میں خون کی ندیاں بہا دیتے ہیں، اُن کے گھربار تباہ کر دیتے ہیں۔ ''آہ قومے فروختند وچہ ارزاں فروختند''۔ ہمارا سیکولر طبقہ اچھل اچھل کر امریکہ کی حمایت کر رہا ہے اور فوجی آپریشن کی داد دے رہا ہے۔ ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ مارچ **1971**ء میں جب مشرقی پاکستان میں فوجی آپریشن کا آغاز کیا گیا

تھا تو اِنہی دانشوروں نے کہا تھا کہ پاکستان کو بچا لیا گیا ہے' جبکہ ہوا یہ کہ اس آپریشن کے نتیجہ میں پاکستان دولخت ہو گیا۔ 1973ء میں بلوچستان میں فوجی آپریشن کیا گیا۔ اس کے نتائج بھی ہم آج تک بھگت رہے ہیں۔ صورت حال یہ ہے کہ وہاں کا گورنر پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ صوبہ ہاتھ سے نکل رہا ہے۔

محترم وزیر اعظم! خدارا تاریخ پر نگاہ ڈالیں۔ کیا ایسی ایک بھی نظیر موجود ہے کہ اپنے عوام کے خلاف کیا گیا فوجی آپریشن دور رس کامیابی سے ہمکنار ہوا ہو اور اس کے مثبت نتائج برآمد ہوئے ہوں۔

محترم وزیر اعظم! مجرموں کے خلاف ایکشن کی آڑ میں بے گناہ شہریوں کا قتل عام کرنا اور اُنہیں بے گھر کرنا جرم عظیم ہے، گناہ کبیرہ ہے۔ سوچنے کی بات ہے کہ اگرچہ بھارتی فوج نے کشمیر میں اپنے غیر ہندو شہریوں یعنی مسلمانوں کے خلاف ریاستی جبر کی انتہا کر دی ہے، تاہم اُنہوں نے شہری علاقوں پر براہِ راست گولہ باری اور فضائی حملوں کی وہ مثال قائم نہیں جو بدقسمتی سے ہم نے امریکہ کے دباؤ پر اپنے ہی شہریوں کے خلاف کر دی ہے۔ سوچ لیں، کیا ہماری پیٹھ عذاب الٰہی کا ایک اور کوڑا برداشت کر سکے گی۔ یہ فوجی آپریشن دینی اور دنیوی دونوں لحاظ سے غلط' ضرر رساں اور تباہ کن ہے۔ اگر آپ کے دل میں رتی بھر اسلام اور پاکستان کی محبت ہے تو خدارا اس آپریشن کو فوری طور پر بند کرنے کے احکامات جاری کر دیں۔ اہل سوات سے معافی مانگیں، ان کے نقصان کی بھرپور تلافی کریں اور صوفی محمد صاحب کے ساتھ مذاکرات کے ذریعے معاملے کو سلجھانے کی مثبت کوشش کریں۔ شاید اللہ رب العزت کی طرف سے آیا ہوا عذاب ٹل جائے، شاید ہمیں مزید مہلت مل جائے۔ وگرنہ اس احمقانہ فوج کشی کے اثرات لال مسجد کے سانحہ سے کئی ہزار گنا زیادہ ہوں گے۔ خدارا پاکستان کو بچائیں۔ راقم کی رائے میں پاکستان کو امریکی غلامی سے نجات دلائے بغیر بچایا نہیں جا سکتا۔

ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ نائن الیون کے بعد دہشت گردی کے خلاف امریکہ کی نام نہاد جنگ میں خود کو جھونکنے اور امریکی مفادات کی خاطر اپنے تمام قومی مفادات اور دینی روایات کو قربان کرنے کی سنگین غلطی کا یہ نتیجہ ہے کہ آج سارا ملک گویا آگ کی لپیٹ میں ہے۔ ورنہ اس سے قبل طالبان کے دور میں ہماری مغربی سرحد ہی سب سے زیادہ محفوظ تھی۔ موجودہ بحران سے نجات پانے اور پاکستان کے دیرپا استحکام کے لیے ضروری ہوگا کہ ہم امریکہ کی اس جنگ سے مکمل طور پر علیحدگی کا اعلان کریں اور پورے ملک میں شریعت محمدی ﷺ کے نفاذ کے لیے دستوری طریقہ اختیار کرتے ہوئے قراردادِ مقاصد کو عملی طور پر بروئے کار لائیں۔ ان شاء اللہ اس کے نتیجے میں ہمیں اللہ کی نصرت وحمایت پھر سے حاصل ہو جائے گی جس سے ہم نے امریکہ کی اسلام دشمن پالیسی کی حمایت کی وجہ سے خود کو محروم کر رکھا ہے!

والسلام

(حافظ عاکف سعید)

امیر تنظیم اسلامی

قتلِ ناحق کا برا انجام

وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَاَعَدَّ لَهُ عَذَابًا عَظِيمًا ۞ (النساء : 93)

’’اور جو کوئی بھی کسی مومن کو قتل کرے جان بوجھ کر تو اُس کا بدلہ ہے جہنم۔ اُس میں وہ ہمیشہ ہمیش رہے گا اور اُس پر اللہ غضبناک ہوا اور لعنت کی اور اُس کے لیے تیار کر رکھا ہے بڑا عذاب‘‘۔

حکومتِ پاکستان سے دردمندانہ درخواست

.... خدارا ! ....

(۱) موجودہ عالمی سیاست اور ابلیسی قوتوں کے اغراض ومقاصد کو سمجھیں۔

(۲) قیامِ پاکستان کے تاریخی پس منظر اور اس کے مقصد کو ذہن میں تازہ کریں۔

(۳) یہ سمجھ لیں کہ پاکستان کی بقا اور استحکام صرف نظامِ اسلام کے قیام سے وابستہ ہے۔

(۴) دستورِ پاکستان میں مجوزہ ترامیم کو شامل کر کے یہاں اسلام کے قیام کے لیے پر امن دستوری اور سیاسی راستہ کھول دیں!

.... بصورتِ دیگر ....

اندیشہ ہے کہ پاکستان میں شریعتِ اسلامی کے نفاذ کے تمام خواہش مند یہ سمجھیں گے کہ اس مقصد کے حصول کا واحد راستہ یہی ہے جو سوات میں اختیار کیا گیا!! جس سے ملک میں شدید خانہ جنگی کا امکان پیدا ہو جائے گا اور یہی اس وقت عالمی استعمار کی خواہش ہے! تاکہ قیامِ امن کے بہانے سے مشرق سے بھارت اور مغرب سے نیٹو کی افواج پاکستان میں داخل ہو جائیں اور اس طرح 1971ء کی تاریخ دہرادی جائے! اللہ ہم پر رحم فرمائے۔ آمین!

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ

اے ہمارے رب! تو ہمیں ذریعۂ آزمائش نہ بنا ظالم قوم کے لیے اور اپنی رحمت کے ذریعے ہمیں نجات دے کافر قوم سے۔ آمین!

کراچی میں دفاتر کے پتے

1- حق اسکوائر، عقب اشفاق میموریل ہسپتال بلاک 13-C، گلشن اقبال فون: 4993464-65

2- قرآن اکیڈمی، خیابان راحت، درخشاں، فیز 6، ڈیفنس فون : 5340022-24

3- 11 - داؤد منزل، نزد فریسکو سویٹ، آرام باغ فون: 2216586 - 2620496

4- نزد لیاقت لائبریری، M.S.Traders شاپ کے اوپر، اسٹیڈیم روڈ، کراچی۔

فون: 0300-2153128 021-8320947

5- قرآن مرکز نزد مسجد طیبہ، سیکٹر 35/A، زمان ٹاؤن، کورنگی نمبر 4 فون: 021-8740552

6- A-305، بلاک I-، نزد مدنی مسجد، نارتھ ناظم آباد فون: 6034673

7- مکان نمبر LS-9، سیکٹر 11/A، نارتھ کراچی۔ فون: 6997589، 6034673

8- قرآن مرکز B-181، بالمقابل زین کلینک، نزد دادا اپارٹمنٹس، چھوٹا گیٹ، شارع فیصل۔ 5478063

9- رضوان سوسائٹی بس اسٹاپ، یونیورسٹی روڈ۔ فون: 8143055

10- بیسمنٹ، سالکین بسیرا، بلاک 14، گلستان جوہر۔ فون: 0321-9261317

11- قرآن مرکز، R-20، پائینیر فاؤنٹین، فیز 2، گلزار ہجری، KDA اسکیم 33 فون: 021-7091023

12- مکان نمبر 174/F، فرنیچر کالونی، اقبال چیمبر، مجاہد کالونی، اورنگی ٹاؤن۔ 0345-2818681

13- قرآن مرکز لانڈھی، مکان نمبر 861، سیکٹر 37-D، نزد رضوان سویٹس، لانڈھی نمبر 2۔

دیگر مرکزی شہروں میں دفاتر کے پتے

اسلام آباد: 31/1 فیض آباد ہاؤسنگ سوسائٹیز، فلائی اوور برج، I-8/4 اسلام آباد۔

فون: (051)4434438-4435430 موبائل: 0333-5382262

پشاور: 18-A، ناصر مینشن، شعبہ بازار، ریلوے روڈ، نمبر 2، پشاور

فون: (091)2214495-2262902 موبائل: 0300-5903211

کوئٹہ: مرکز تنظیم اسلامی حلقہ بلوچستان، بالائی منزل بالمقابل کوالٹی سویٹس، ملتان چوک، شارع اقبال۔

فون: (081)2842969 موبائل: 0334-2413598 ای میل: quetta@tanzeem.org

مظفرآباد: معرفت حارث جنرل سٹور، بالائی بازار، بالمقابل تھانہ صدر۔ فون: (0992)504869